بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

قسط ۵۴

DAR-UL-RAZA

ام المؤمنین

سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا



زیر سرپرستی

شہزادہ علامہ خوشتر، پیر طریقت حضرت علامہ مولانا محمد مسعود اظہر قادری رضوی
سجادہ نشین خوشتر

زیر سایہ

شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خوشتر صدیقی قادری
خلیفہ تاج الشریعہ



مکتبہ دارالرضا
عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی
TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب:..................... بیاناتِ خوشتر "رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ" (قسط ۵۴)

اسپیکر:..................... حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم خوشتر قادری "رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ"

موضوع:..................... یوم سیدتنا خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا

زیرِ سرپرستی:..................... شہزادہ علامہ خوشتر حضرت مولانا محمد مسعود اظہر سجادہ نشین

زیرِ سایہ:..................... شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خلیفہ تاج الشریعہ

زیرِ نگرانی:..................... حضرت علامہ مولانا مفتی ابونعمان عرفان شریف مدنی

باہتمام:..................... مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی

سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

تحریر وترتیب:..................... حافظ محمد اصغر عطاری (شعبہ تحریرات دارالرضا انٹرنیشنل)

صفحات:..................... 24

پبلشر:..................... مکتبہ دارالرضا جھنگ سٹی

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

مکتبہ دارالرضا

عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل

بستی شہنی والی، وارڈ نمبر 7، پرانا چنیوٹ روڈ، جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501

www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم ○ فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم○ بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ○

یاایھاالنبی لستن کاحد من النساء

قال اللّٰہ تبارك وتعالی فی شانِ حبیبه ○ ان اللّٰہ وملئکته یصلون علی النبی ط یاایھاالذین امنو صلو علیه وسلموا تسلیما ○

اللّٰھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارك وسلم

یوم سیدتنا خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

پیارے بھائیو، پیاری بہنو! محرم الحرام کی دس مجلسوں میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے والو، آج محرم کی دس مجلسوں میں یہ ساتویں مجلس ہے جس میں ہم لوگ شریک ہیں ۔ یہ رب کریم کا بڑا فضل ہے کہ ان مقدس اور مبارک راتوں میں ہمیں ہیروز آف اِسلام ۔ اللہ کے نیک بندے اور نیک بندیوں کی بارگاہ میں حاضری کا شرف حاصل ہے اور اِن کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ آپ سوچئے کہ آج کس کی مجلس میں حاضر ہوئے ہیں؟ آج ہماری گفتگو کا عنوان کون سی ذات ہے؟ ہم کس کے حضور نذرانہ عقیدت کے پھول لے کر حاضری کا شرف حاصل کررہے ہیں وہ ام المؤمنین، تمام مسلمانوں کی مقدس ماں، حضرتِ سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ، حضرتِ سیدتنا فاطمہ کی ماں ، حضرتِ ام کلثوم، رقیہ، زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہن،

حضرتِ حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی پیاری نانی جان اور حضرتِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مقدس زوجہ مطاہرہ، پاک طاہرہ، بیوی حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں آج ہم نذرانہ عقیدت پیش کرنے کے لئے ہم حاضر ہیں۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اعزاز

میرے دوستو! خوب یاد رکھئے کہ حضرتِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مقام بلند و بالا ہے اور اللہ نے آپ کی زوجیت کے لئے، آپ کی بیوی بننے کے لئے کس کو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیوی بننی ہے اور کون حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجیت میں اور بیوی بن کر کس کا مقدر رہوا کہ وہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو۔ یہ سارا کا سارا اسلیکشن اللہ کا ہے۔ یہ اللہ کا انتخاب ہے کہ جس طرح سے اللہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش نبیوں میں اپنی محبت کے لئے چن لیا۔ اسی طرح سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پہلی بیوی حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جن کا ٹائٹل پاک، اللہ نے اُن کو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیوی بننے کے لئے چنا۔

شادی کے لئے کیا صلاحیت درکار ہوتی ہے؟

میرے دوستو! آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جب مرد اور عورت کی میرٹ ہوتی ہے اور دوسرے کو سلیکٹ کیا جاتا ہے تو سلیکشن میں عام طور سے یہ دیکھا جاتا ہے کہ مرد کی **Capicity** کیا ہے اور عورت کی **Capicity** کیا ہے۔ عام انسانوں کی نظر اِس پر پڑتی ہے کہ مرد کے پاس کتنی دولت ہے؟ وہ اتنی صلاحیت رکھتا ہے کہ وہ

اپنی بیوی کو کھلائے گا، بیوی کی جو بنیادی ضرورت ہے وہ اُس کو پورا کر سکتا ہے؟ اُس کا کوئی کاروبار ہے، اُس کا کوئی بزنس ہے؟ پھر یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ اِس کی عمر کتنی ہے؟

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حسب ونسب!

میرے عزیزو، میرے دوستو! یہ واقعات ایسے ہیں کہ ہر باپ کو ہر ماں کو اور فیملی کے جو ممبرز ہیں اُن کو اِس واقعات سے سابقہ پڑتا ہے۔ لڑکی ایسی ہو، ویسی ہو، پڑھی لکھی ہو، یہ ہو، وہ ہو معلوم نہیں کیا کیا ہو۔ ہمارے دماغوں میں ایک خیالی پلاؤ پکتا رہتا ہے۔ لیکن یاد رکھو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شادی ہونے والی ہے۔ اللہ کا پیغمبر 24 سال پاس کر چکا ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دادا جان دنیا سے تشریف لے گئے۔ والد کا بھی پہلے انتقال ہو گیا۔ اب ایک چچا ابو طالب خیال پیدا ہوا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نکاح کر دیا جائے۔ نکاح کہاں ہو؟ آپ اچھی طرح جانتے ہیں میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہاشمی ہیں، قریشی ہیں ہاشمی ہیں آپ کا خاندان سارے خاندانوں سے اونچا، آپ کا حسب ونسب سارے حسب ونسب سے اعلیٰ۔

سیدتنا خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دنیاوی شان وشوکت

لیکن بات یہ ہے حالات و واقعات بتاتے ہیں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اسٹیج اتنا اونچا تھا، دولت اور کاروباری لحاظ سے وہ میرے دوستو وہ اتنی بلند تھیں کہ مکے کا آدمی حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے نہیں کر سکتا تھا، بڑے بڑے رئیس

چاہتے تھے۔آپ سوچئے کہ جس مقدس خاتون کے دوشوہر کا پہلے انتقال ہو چکا ہے۔ پہلی شادی ہوئی اُس میں دواولا دہوئیں اُس کے بعد پھرایک اورشادی ہوئی اُس میں بھی اولا دہوئی اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر **40** سال تقریباً ہے۔اب آپ سوچئے کہ حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ذات میں ایسے یونیک ورچوز اللہ نے اُن کی ذات میں پیدا کئے تھے کہ چالیس سال کی عمر میں بھی بڑے بڑے عرب کے رئیس یہ چاہتے تھے کہ حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اُن کا نکاح ہوجائے۔لیکن ہمت نہیں کسی کونہیں ہوتی تھی،آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ تاجر اگر نیک ہو،بزنس میں کے دل میں اگر خدا کا خوف ہوتو میرے دوستو دنیا میں سب سے بڑا ولی وہ ہے۔آپ ولیوں کو تلاش کرتے ہیں جنگلوں میں اور پہاڑوں میں،آپ جنگلوں میں اور پہاڑوں میں نہیں تلاش کیجئے،آپ کسی تاجر کو دیکھ لیجئے بشرطیکہ اُس کے دل میں خدا کا خوف ہو وہ ولی آدمی ہے۔کیونکہ جیب میں پیسہ ہواور پھر خدا کا خوف ہو۔بیٹھنے کیلئے کرسی ہواور پھر خدا کا خوف ہو،کرسی کی طاقت،پیسے کی طاقت اور بزنس کی طاقت اتنی طاقت کے بعد پھر خدا کا خوف ہوتو میرے عزیزو،میرے دوستو پھر وہ اللہ کا ولی ہی ہوسکتا ہے۔

مکے کی تجارت حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاتھ میں

عالم یہ ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ سوچ لیجئے کہ وہ مقدس خاتون اُن کا اسٹیج کیا تھا کہ مکے کی تجارت اُن کے ہاتھ میں تھی۔اب آپ سوچئے کہ جب مکے کا بزنس اُن کے ہاتھ میں ہواور کیپٹل پاور حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاتھ میں

تھا تو اب آپ سوچیئے کہ اُن کی شان کیا ہوگی؟ چنانچہ ایک بار انہوں نے ، ادھر یہ عالم اور ادھر میں بتاؤں کہ ابو طالب اِس میں کوئی شک نہیں کہ وہ قریشی اور ہاشمی ہیں لیکن میرے دوستو وہ Capilist نہیں تھے۔ اُن کی اولاد چار پانچ اولاد تھی اور اِس کی وجہ سے بھی ابو طالب کی جو مالی حالت تھی وہ کمزور تھی۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کفالت اور تجارت کا تذکرہ!

ابو طالب نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پرورش کی اِس میں کوئی شک نہیں، حضور کا بڑا خیال کیا لیکن میرے دوستو بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ مقدر اور اللہ کی مشیت پر ہوتی ہیں بہر حال اِدھر ابو طالب کی حالت کمزور مالی حالت اچھی نہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر پرست اور بزرگ وہ ابو طالب ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوا کہ خاندانی ڈیمانڈ اور اندر کی ضرورت کو کیسے پورا کیا جائے چنانچہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بزنس کے لئے بھیجا گیا، خود نکلے۔ دیکھا کہ چچا تو بوڑھے ہو چکے اور بزنس تو کرنا چاہیئے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فلسطین کا سفرِ تجارت!

آپ فلسطین بزنس کیلئے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چلے گئے اور حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنا ایک غلام ساتھ کر دیا۔ میسرہ وہ آپ کے ساتھ تھا۔ اتفاق کی بات یہ کہ جو طے ہوا تھا حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرتِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان کہ اتنا فیصد آپ کو دیا جائے گا اور نفع بہت ہوا یعنی نفع سوچ سے بھی زیادہ

ہوا، جتنا سوچا تھا اُس سے زیادہ نفع ہوا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو۔ چنانچہ معاہدے کے مطابق حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیا اور اِس کے علاوہ بھی انعام وغیرہ بہت کچھ دیا۔ میسرہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واقعات بیان کئے حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آکر اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پاکی اور نیکی۔ اور حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو معلوم چونکہ ظاہر ہے کہ ایک ایسی خاتون کہ مکے کا بیعت اُن کے ہاتھ میں تھا اُن کو معلوم تھا کہ کون آدمی کیسا ہے؟

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شرافت وتقوی کا اثر!

حضور کی عزت، حضور کی شرافت، حضور کی طہارت، حضور کی نیکی ان چیزوں کا اثر ڈائریکٹ حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ذات پر ہو رہا تھا۔ اور خوب یاد رکھیں کہ یہ نیکی تھی اور مؤمنوں کی ماں حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اُن کے اندر یہ Capicity پہلے سے تھی، اُن کے اندر یہ خوبی موجود پہلے سے تھی کہ انہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہلے چیک کیا۔ ان ڈائریکٹ چیک کرنے کے بعد خیال پیدا ہوا کہ محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِس مقام پر ہیں لیکن جانتے ہوئے اُس زمانے میں بھی دستور تھا اور آج بھی یہی مہذب طریقہ سمجھا جاتا ہے کہ جب مرد وعورت کا نکاح ہوتا ہے تو ڈائریکٹ نہیں ہوتا، اُس میں ان ڈائریکٹ بیچ میں بزرگ آپس میں ایک دوسرے سے بات کرتے ہیں۔ سوال یہ تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ پیغام حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تک کون پہنچائے؟ اور پھر مسئلہ یہ بھی تھا کہ حضرتِ خدیجہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس مال و دولت بہت زیادہ ہے۔ یہاں غربت ہے، فقر و فاقہ ہے غربت ہے۔ پیغمبر کے گھر میں اللہ کا نام ہے اُس کے علاوہ تو کچھ نہیں، دنیا تو کچھ بھی نہیں۔

حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر پیغام نکاح

میرے عزیزو، میرے دوستو! یہ ساری باتیں اِدھر سے اُدھر، اُدھر سے اِدھر ہوتی رہیں یہاں تک کہ ابوطالب کو یقین ہو گیا کہ اگر یہ پیشکش کر دی گئی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رشتہ اگر ہم لے کر گئے تو انکار نہیں ہوگا۔ چنانچہ ابوطالب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لے کر حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر آپ آئے اور اُن کے چچا وہ بھی وہاں موجود تھے۔ اور میرے دوستو باقاعدہ اِس کیلئے بات چیت ہوئی۔ ابوطالب کھڑے ہوئے اور انہوں نے باقاعدہ تقریر کی کہ میرا بھتیجا ایسا ہے، ایسا ہے، دنیا آنی جانی ہے۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ پیغمبر کی شادی، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی میرج اور اُس کیلئے کیا ماحول ہے۔

صورتِ حال یہ ہے کہ ہمیں سبق دیا جا رہا آنے والی نسلوں کے لئے۔ کھڑے ہوئے اور ابوطالب نے کہا کہ یہ دنیا تو آنی جانی ہے یہ دنیا تو ختم ہو جائے گی اور دنیا کی دولت کا کوئی بھروسہ نہیں ہے۔ اصل چیز جو ہے وہ آدمی کی عزت ہوتی ہے، آدمی کی شرافت ہوتی ہے۔ یہ ساری باتیں انہوں نے ایک دوسرے سے کیں اور مختصر یہ کہ جس رشتے کو اللہ نے منظور کر لیا ہو تو اُس کو انکار کون کر سکتا ہے؟ حضرت خدیجہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا پہلے ہی تیار تھیں انہوں نے اِس رشتے کو میرے دوستو منظور کیا اور پانچ درہم پر غالباً محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نکاح ابوطالب کی موجودگی میں اور حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چچا کی موجودگی میں یہ نکاح ہوا۔

حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد کی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت

یہ نہ بھولئے کہ پہلے بھی دو شادیاں ہو چکی ہیں اور اُس میں دو بچے بھی تھے۔

حضرتِ ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شہزادے کا نام ہے۔ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ہوا تو اُس کے بعد بھی وہ اپنی ماں حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس برابر آتے تھے اور جب وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہاں آتے تو اُن کو تحفہ دیا جاتا، گفٹ دیا جاتا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُن کو محبت تھی۔ اتنی محبت تھی اتنی محبت حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شہزادے حضرتِ ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن ابی ہالہ اتنی محبت تھی کہ جب ہم حدیث کی کتابوں میں دیکھتے ہیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شکل کیسی تھی، صورت کیسی تھی، آنکھ کیسی تھی، آپ کے ہاتھ کیسے تھے تو اِس حدیث کو روایت کرنے والے یہی حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شہزادے ہیں۔ حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیٹے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے۔

شادی کے وقت عمر!

میرے عزیزو، میرے دوستو! حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ہوا تو دنیا

حیران ہوگئی اِس نکاح کو دیکھ کر کہ شوہر کی عمر شریف **25** سال اور حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر شریف **40** سال۔ اب آپ سوچیے کہ اِس نکاح کے بعد کیا ہوا؟ میں اِس وقت آپ کو جو کچھ آپ کو بتا رہا ہوں وہ آپ ذرا سوچیے کہ شادی سے پہلے اور شادی کے بعد صورتِ حال کیا ہے؟ شادی سے پہلے حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک مالدار عورت ہیں۔ اُن کے پاس سب کچھ ہے۔ شادی کے بعد کیا ہوا سنئے۔

حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خزانے پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اختیار

میرے عزیزو، میرے دوستو! ہر لڑکا یہ چاہتا ہے کہ شادی کے اُس کی زندگی آرام اور اطمینان اور عیش و عشرت کی زندگی وہ بسر کرے، عورت بھی یہی چاہتی ہے مرد بھی یہی چاہتے ہیں کہ آرام اور آسائش کی زندگی ہو۔ مگر یہاں معاملہ عجیب و غریب ہے۔ وہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جن کے قدموں پر کائنات کی دولت نچھاور ہوتی تھی اور شادی ہوئی اور شادی کے بعد حکم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ہوا کہ حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بینک یعنی خزانے کا دروازہ کھول دیا گیا اور اختیار تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہ جتنا جس کو چاہیں اتنا اُس کو دے دیں۔

اب آپ سوچیے کہ نکاح کے بعد یہ انسان کا نیچر ہے کہ کوئی اپنی بیوی کا مال خرچ نہیں کرتا یا پھر بیوی اجازت نہیں دیتی۔ شوہر کو اپنا مال خرچ کرنا چاہیے لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بظاہر دنیاوی مال تو تھا نہیں۔ اِدھر نکاح ہوا اور اُدھر حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بینک کا دروازہ کھول دیا گیا۔ اب عالم یہ تھا کہ ایک حضرتِ خدیجہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہا کا مال ہے اور ایک حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہاں کی طاقت ہیں جو میرے دوستو کبھی یمن میں کام کررہا ہے، کبھی بیواؤں میں، کبھی غریبوں میں، کبھی یتیموں میں، کبھی مسکینوں میں۔ ایک میرے دوستو حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بینک ہے اور مکے سے لے کر کہاں کہاں جدھر بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلاموں کو ضرورت ہورہی ہے وہاں بیواؤں کو کھانا پہنچایا جارہا ہے، یتیموں کے سر پر ہاتھ رکھا جارہا ہے، غریبوں کی شادیاں کی جارہی ہیں، بھوکوں کو کھانا یعنی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایک ایسا لنگر شادی کے بعد کھول دیا گیا کہ جو اِسلام کے اوپر خرچ ہورہا ہے۔

شادی کے بعد کی زندگی

اللہ اکبر! اچھا پھر اِس طرف تو یہ تھا بجائے اس کے کہ میرے دوستو کوئی ہمیں ایسا پروگرام نظر نہیں آتا کہ شادی کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اچھا سا کوئی مکان بنایا ہو یا کوئی بزنس میں اضافہ کچھ نہیں نہ کوئی بزنس کا کوئی پروگرام ہے نہ کوئی پروگرام ہے، پروگرام ہے تو کیا سن لو۔ پروگرام یہ ہے کہ چار چار دن عبادت کے لئے بطحا کا پیغمبر، مکی اور مدنی رسول، اللہ کا آخری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چار چار دن کھجور، حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چار چار دن کھجور اور پانی دے کر کے اور روانہ کرتیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکے سے نکل کر کے غارِ حرا روانہ کرتیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چار چار دن وہاں خدا کی عبادت کرتے۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے تقدس پر ہماری جانیں قربان ہوں۔ پیاری ماں اور پیاری ماں کے پاؤں کے نیچے کی جو مٹی ہے ربِ کریم اُن کی ذاتِ گرامی کا صدقہ، اُن کی طہارت کا صدقہ، اے رب کریم پیاری ماں کا صدقہ ہماری حفاظت فرما۔ آمین

ایک بیرونی تاجر کی مکے میں آمد

ایک رپورٹ ایک بزنس مین جو باہر سے مکے میں آیا اُس کا رابطہ حضرتِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تھا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا تھے۔ وہ باہر کا تاجر مکے میں آیا حبیب عندی اور اُس نے حضرتِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بات چیت کی اور حبیب عندی نے دور سے دیکھا۔ میرے دوستو مکہ اب جن لوگوں نے دیکھا ہے ظاہر ہے کہ اُس وقت خانہ کعبہ تھا پہاڑ میں تو پہاڑ میں جو بھی آدمی کھڑا ہوتا اُس کو معلوم ہوتا۔ اُس شخص نے دیکھا کہ کعبے کے سامنے ایک شخص آیا اور اُس نے نیت باندھ لی، تھوڑی دیر میں دیکھا کہ ایک لڑکا آیا اور وہ ادھر کھڑا ہو گیا، ایک عورت آئیں اور ادھر پیچھے کھڑی ہو گئیں۔ حبیب عندی کمنٹری کرتا ہے رپورٹ پیش کرتا ہے کہ جب میں نے یہ دیکھا تو حضرتِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اے عباس یہ بتاؤ یہ کون ہے؟ یہ عجیب وغریب منظر میں دیکھ رہا ہوں کہ پہلے تو مکے میں اور خانہ کعبہ میں بڑے بڑے لوگ بتوں وغیرہ کی پوجا کرتے تھے اور نجانے کیا کیا کرتے تھے؟ مگر اے عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ ایک عجیب منظر میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ ایک شخص کھڑا ہوا ہے اور ایک لڑکا ادھر

ہے اور ایک عورت یہ تین آدمی ہیں یہ کیا منظر ہے؟ کون لوگ ہیں؟ اب سنو کہ حضرتِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا کہتے ہیں؟ اے حبیب عندی یہ جو شخص آیا ہے یہ میرا بھتیجا ہے۔

تاجر کو حضرتِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تعارف کروایا

اللہ اکبر، میرے عزیزو، میرے دوستو! بات کرنی بہت آسان ہے۔ یہ رپورٹ پیش کر رہا تھا حضرتِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو، حضرتِ عباس اُس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ اے حبیب عندی یہ جو شخص آیا یہ میرا بھتیجا ہے عبداللہ کا بیٹا۔ اور یہ جو لڑکا آکر کھڑا ہوا ہے یہ علی ہے یہ بھی میرا بھتیجا ہے یہ ابوطالب کا بیٹا ہے اور یہ جو پیچھے عورت ہے کہ محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیوی ہے۔ اور اے حبیب عندی ساری دنیا جس مذہب کو یہ فالو کرتے ہیں اور جس طریقے پر یہ چل رہے ہیں یہ جو میرا بھتیجا ہے اِن کا کہنا یہ ہے کہ یہ وہی کام کرتے ہیں کہ جس کی اللہ کی طرف سے وحی ہوتی ہے۔ اِس لئے اِن کا جو مذہب ہے اِن کا ماننے والا ساری دنیا میں یہ ایک ہی آدمی ہے۔

سب سے پہلے ایمان لانے والے!

اب آپ سوچیے، میرے عزیزو، میرے دوستو! آپ ذرا غور کریں کہ اُس وقت اِسلام لانے کا کیا عالم ہوگا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شادی ہوچکی ہے۔ حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں الٹی جانب اور دوسری طرف حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں وہ بھی چھوٹے سے بچے ہیں اور چھوٹی سی عمر اور

دنیا کے بت کدے میں پہلا وہ گھر خدا کا
اور اُس کے پاسباں ہیں وہ پاسباں ہمارا

عالم یہ ہے کہ ساری دنیا میں اِس آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر خدائے واحد قدوس کی پوجا ہو رہی ہے اور پوجنے والے، عبادت کرنے والے تین ہیں۔ ایک کا نام محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے، دوسرے کا نام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے اور تیسری حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! اب آپ دیکھ رہے کہ یہ کیا پوزیشن ہے۔ اب آپ سوچیے کہ اسلام کو ماننے والے صرف تین ہی آدمی ہوں اُس وقت اِسلام کا کیا عالم ہوگا اور اِس پوزیشن میں کون لوگ؟ رشتہ دار حضرتِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ چچا وغیرہ تو اُس وقت ایمان نہیں لائے تھے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پہلی وحی غارِ حراء میں نازل ہوئی

مقدس خاتون حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو سب سے پہلے ایمان لائیں۔ جیسے ہی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دین پیش کیا تو بغیر کسی ہچکچاہٹ کے انہوں نے کہا کہ اے محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایمان لاتی ہوں۔ اور یہی ورقہ نوفل اپنے چچا کے پاس یہی لے کر گئی تھیں حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ یہ میرے شوہر ہیں اور آج ان کے پاس ایک فرشتہ آیا اور غارِ حراء سے حضور آئے ''مجھے کمبل اڑھاؤ، مجھے کمبل اُڑھاؤ''۔ جبرائیل امین علیہ السلام جب پہلی مرتبہ آئے اور کہا کہ ''اقراء باسم ربک الذی خلق'' یہ

آیت نازل ہوئی تو آپ کے چچا نے کہا کہ اے خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ وہی جو آخری زمانے میں آنے والے تھے اور اے خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تم ان کی حفاظت کروگی۔

حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میرے دوستو ساری دنیا کی عورتوں میں ایک عورت، ہم مؤمنوں کی مقدس ماں، بچوں میں حضرتِ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اور محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بس یہ ہیں۔

وصال کے وقت حضرتِ خدیجہ کی عمر

میرے عزیزو، میرے دوستو! یہ ماحول اُس وقت تھا اور اُس کے بعد اِسلام کے لئے حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سب کچھ قربان کردیا۔ یہی وجہ ہے کہ جب تک حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب تک زندہ تھیں، پینسٹھ سال کی عمر میں آپ کا انتقال ہوگیا۔ یوں سمجھ لیجئے کہ شادی کے تقریباً پچیس سال شادی کے بعد آپ دنیا میں تشریف رکھی۔ اور اِس طرح سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہیں۔ اور جب تک حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دنیا میں رہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوسرا نکاح نہیں فرمایا۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے محبت

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اتنی محبت تھی کہ اِس کا اندازہ کون کرسکتا ہے؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کبھی گھر میں ایک تو گھر میں کبھی ایسا ہوتا نہیں لیکن جب کبھی ایسا ہوتا کہ گھر میں بکری ذبح ہوتی، گوشت وغیرہ کا کوئی

موقع ہوتا تو آپ حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جو محبت کرنے والی جو عورتیں تھیں آپ ایک ایک ران اُن کو بھیجتے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جو دوسری بیویاں ہیں ام المؤمنین انہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اِس حالت کو دیکھ کر رشک ہوتا کہ پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کتنی محبت کرتے حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے۔ اِس کا ایک واقعہ پہلے بھی آپ نے پہلے بھی سنا ہوگا کہ حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شہزادی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا اُن کے شوہر جنگ بدر میں گرفتار ہوکر کافروں کے ساتھ مسلمانوں کے پاس آ گئے۔ فیصلہ یہ کیا گیا کہ ہر کافر کچھ رقم پیسہ، درہم اشرفی دے کر کے وہ جا سکتا ہے۔ اسی گروپ میں جو گرفتار ہوکر مسلمانوں کے پاس آیا تھا اُس میں حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر بھی موجود ہیں اُن کو بھی کہا گیا کہ آپ بھی لائیے اور دیجیے پھر آپ کو بھی رہا کر دیا جائے گا۔ حضرتِ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شہزادی وہ مکے میں تھیں جب انہوں نے سنا کہ اُن کو شوہر گرفتار ہو گیا ہے اور پکڑ لیا گیا ہے تو بیوی ہونے کی حیثیت سے انہوں نے اپنا ایک ہار وہ بھجوا دیا کہ جاؤ اور یہ مسلمانوں کو دے دو اور اِس طرح سے اُن کی رہائی ہو جائے گی۔

وہ ہار محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے آیا، جب وہ ہار آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے آیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو تھے، بے چین ہو گئے اور فرمایا کہ اے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تمہارا مشورہ ہو تو میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اِس زیور کو واپس کر دوں۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ مالک و مختار ہیں آپ جو چاہیں کریں۔ فرمایا کہ اے صحابہ یہ وہ

ہار ہے حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گلے میں ہوتا تھا۔ حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جب شادی کی اپنی شہزادی کی تو وہ ہار اپنی بڑی بیٹی کو دیا۔ آج وہ ہار جب میرے سامنے آیا تو میں یہ نہیں چاہتا کہ میں اِس کو اِس طرح سے لوں اور میں یہ واپس کرنا چاہتا ہوں۔

حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنا سارا مال اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا

میرے عزیزو، میرے دوستو! ذرا منظر دیکھو کہ مکے کی دولت مند خاتون اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شادی کے بعد ساری دولت، سارا مال سب کچھ اللہ کے رسول پر قربان کر دیا۔ اور اِس کا نتیجہ کیا نکلا کہ جبرائیل امین حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہہ دیجیے کہ اللہ تعالیٰ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر سلام بھیجتا ہے۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہہ دیجیے کہ اللہ تعالیٰ نے موتیوں کا محل جنت میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے تیار کیا گیا ہے۔

دو طاقتیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے!

میرے عزیزو، میرے دوستو! خوب یاد رکھئے کہ حفاظتی طاقت جو دنیا میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے تھیں وہ دو طاقتیں تھیں۔ ایک طاقت حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تھی اور دوسری طاقت ابوطالب کی تھی۔ یہ دو طاقتوں کی وجہ سے مکے کے کافر ہاتھ اُٹھاتے ہوئے ڈرتے تھے۔ کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ حفاظتی طاقت حضرتِ خدیجہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ہے۔ حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی مال سے اپنی جان سے اور ہر طرح سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انہوں نے حفاظت کی۔ جب وہ دنیا سے تشریف لے گئیں تو میرے دوستو دیکھنے کی بات کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی چھوٹی سی عمر ہے۔ سب سے آخری شہزادی حضرتِ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں وہ دروازے پر تشریف رکھتی ہیں اُدھر حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دنیا سے تشریف لے جا رہی ہیں۔

حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آخری وصیت

میرے عزیزو، میرے دوستو! گھر میں جلانے کیلئے چراغ میں تیل نہیں ہے اور حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دنیا سے تشریف لے جا رہی ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دروازے پر کھڑے ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وصیت کی کہ مجھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیارے کپڑوں میں دفن کیا جائے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چادر شریف، کرتا شریف سے لپیٹ کر کے اور حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبر میں اُتارا۔ مقدس ماں کی قبر جنت المعلیٰ مکہ معظّمہ میں ہے۔ آج اگر کوئی مکہ معظّمہ میں جا کر حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر پر اگر حاضری چاہے تو قبر کا کوئی نام ونشان نہیں رکھا گیا۔ اللہ اکبر

چار عورتیں ساری عورتوں سے افضل ہیں!

میرے عزیزو، میرے دوستو! عرض یہ کر رہا ہوں کہ کس طرح سے حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پینسٹھ سال کی عمر میں دنیا سے تشریف لے گئیں۔ لیکن اُن کا نام

قیامت تک کے لئے جاری وساری ہے۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فضیلت دی فرمایا کہ خدیجہ بنت خویرب اور حضرتِ فاطمہ اور حضرتِ آسیہ اور حضرتِ مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہم یہ چار عورتیں ان چار عورتوں کو ساری عورتوں پر فضیلت دی گئی اور یہ چار عورتیں وہ ہیں کہ جن کی تعریف حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کی اور اُن میں حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی ہیں۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نسل قیامت تک چلے گی!

میرے عزیزو، میرے دوستو! آج حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی کی نسل ہے جو جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گی۔ حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شہزادی حضرتِ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرتِ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شہزادے حضرتِ حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔ اور حضرتِ حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہی کا سلسلہ قیامت تک میرے دوستو جاری وساری رہے گا۔ آپ اندازہ کیجئے کہ اپوزیشن جب اتنی مضبوط ہو اپنے زمانے میں ماننا یہ معمولی کام نہیں ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدد کرنے میں سب کچھ قربان کرنے میں حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سب سے آگے رہیں آج انہی کا صدقہ ہے کہ اِسلام زندہ ہے اور قیامت تک زندہ رہے گا۔

اہلبیت میں کون کون شامل ہے؟

ایک بات میں اور عرض کردوں کہ اہلبیت یہ عربی کا لفظ ہے۔ تو اہل بیت یا اہلُ البیت اِس کا مطلب ہے کہ گھر والی یا گھر والا۔ اب آپ جانتے ہیں کہ گھر والی

اردو میں بیوی کو کہتے ہیں۔ اور اگر اسی طرح سے کوئی عورت کہے کہ میرا گھر والا نہیں آیا تو گھر والا شوہر کو سمجھا جاتا ہے، گھر والی بیوی ہوتی ہے۔ اس لئے اہلبیت کا لفظ جب ہمارے سامنے آتا ہے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہلبیت تو اُس سے حضورِ فاطمہ، حضرتِ علی، حضرتِ حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم یہ سمجھا جاتا ہے، ٹھیک ہے یہ بھی اہلبیت ہیں لیکن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تمام بیویاں یہ تو اہلبیت یقیناً ہیں۔ کیونکہ سب سے پہلے گھر والی وہ بیوی ہوتی ہے تو اسی لئے اہلبیت سے اور اہلبیت میں سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جو بیویاں ہیں وہ یقیناً داخل ہیں اور اُس میں داخل ہیں کیا بلکہ وہ یقینی طور پر اہلبیت ہیں۔ باقی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شہزادی، حضورِ علی، حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اِن کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے داخل کیا ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ اہلبیت ہیں اگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہیں فرماتے تو ظاہر ہے کہ ہمیں یہ بات نہیں معلوم ہوتی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیویاں وہ تو پہلے سے ہی اہلبیت ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ قرآن فرما رہا ہے کہ اے نبی کی بیویو!

لستن کاحد من النساء

تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔

تمہاری شان اور عورتوں سے بلند و بالا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اِن مقدس بیویوں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مرضی کے مطابق اپنی پوری زندگی بسر کر دی۔ آج کی خواتین کو، عورتوں کو، لڑکیوں کو حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا طریقہ اور اُن کی زندگی سامنے رکھنی چاہیئے، کیونکہ میرے دوستو! دنیا کی کامیابی

یہ بھی ہے کہ آپ کے پاس اچھا مکان ہو، اور کھانے پینے کا بہت زیادہ ساز و سامان بھی ہو۔

حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حیاتِ مبارکہ سے ملنے والا سبق!

میرے عزیزو، میرے دوستو! یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے یہ دنیاوی ساز و سامان پر اُن کی نظر پڑتی ہے جن کی نگاہوں میں صرف دنیا ہے۔ لیکن جو لوگ دین پر یقین رکھتے ہیں جنہیں معلوم ہے کہ دین کا ایک آرام، دین کو جو پیس ہے، دین کا جو ریسٹ ہے، دین کا جو چین ہے اُس کے اوپر میرے دوستو ساری دنیا کو قربان کیا جا سکتا ہے۔ کہ جنہوں نے پوری دنیا لٹا دی اور ختم کر دی دین کے اوپر آج دیکھو کہ اُن کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ آج اور آج ہی نہیں قیامت تک میرے دوستو یہ دنیا چند روزہ ہے آخر کتنے سال تک اور کب تک ہم اِس دنیا کو برتیں گے؟ اُس گھر کی خبر کیجئے جو ہمیشہ کے لئے بننے والا ہے۔ اُس عیش اور اُس زندگی کی تیاری کیجئے جہاں پہنچ کر کے وہاں عیش اور آرام خدا کرے کہ تمہیں میسر آئے۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! دنیا تو دین کمانے کے لئے ہے، دنیا کا ٹینشن دین کمانے کے لئے ہے۔ حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سب کچھ دین پر قربان کر دیا یہاں تک کہ فقر و فاقہ کی نوبت آ گئی۔ کھانے پینے کی کمی ہو گئی۔ وہ عورت جن کے کیپٹل پر لوگ بزنس کیا کرتے تھے آج اُن کے گھر میں کھانے پینے کی کمی ہو گئی اور کبھی بھی ایک لفظ انہوں نے اظہار بھی کبھی نہیں کیا، اور شکایت کا تو سوال ہی پیدا نہیں

ہوتا۔ آج میرے دوستو اگر خدانخواستہ ہمارے گھروں میں کوئی کمی ہو جائے کھانے پینے کی تو کیا حال ہوتا ہے؟ اندرونی پریشانیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ لیکن عالم یہ ہے کہ اسلام کے لئے سب کچھ قربان ہو گیا اور حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کبھی بھی یہ عرض نہیں کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا تھا یا ویسا تھا، نہیں نہیں جو کچھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا وہ راضی رہیں یہی وجہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یاد کرتے رہے اور اپنی بیویوں سے فرماتے تھے کہ سنو خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ ہیں کہ جب دنیا نے مجھے بالکل چھوڑا تو اُس وقت انہوں نے مجھے قبول کیا، اور جب دنیا نے میری مدد نہیں کی تو اُس وقت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے میری مدد کی۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مقام و مرتبہ بلند و بالا ہے، اور حضور کا صدقہ حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اِس دنیا سے دین کو لے لیا، اور دین کے سردار اور دین کے سرتاج محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قبول کیا۔ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں قبول کیا۔ میرے عزیزو، میرے دوستو یہ بہت بڑا اعزاز اور رتبہ تھا جو حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ملا۔

ہماری خواتین بیٹیوں کو، بہنوں کو چاہیئے کہ وہ حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی کو سامنے رکھیں اور آج کی دنیا میں سب سے بڑا کام یہ ہے کہ لائف سیمپل ہو، کھانا پینا سیمپل ہو، رہنا سہنا سیمپل ہو، اور کوشش یہ کی جائے کہ عبادت نمازِ پنجگانہ، پاک اور صاف زندگی اور دنیا کی نقل نہ کی جائے۔ کیونکہ نقل میرے دوستو آدمی اُس کی کرتا ہے کہ جو اسٹیبلش ہو اور دنیا کی کاپی کیا کریں کیونکہ دنیا اسٹیبلش نہیں اِس کو تو ختم

ہونا ہے۔کاپی اُس کی کرنی چاہئے کہ جو چیز ہمیشہ رہنے والی ہو۔

حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی محبت میرے دوستو جب قیامت میں آنکھ ہماری کھلے گی، اگر چاہتی ہو کہ حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سائے میں تم اُٹھو تو اُس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کس طرح سے دین کی خدمت کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اِسلام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے انہوں نے سب کچھ قربان کر دیا۔آج ہمیں بھی خواتین کو مردوں کو اپنی حیثیت کے مطابق ایسے ہی کرنا چاہئے۔

اے رب کریم! ہماری آج کی حاضری کو قبول فرما اور حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں ہمارا یہ نذرانہ قبول فرما اور ہم سب کو حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ردائے مقدس کا صدقہ ہمیں ایمان پر قائم رکھ اور ہمارا خاتمہ بالخیر فرما۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نعت رسول مقبول ﷺ

لگی ہیں حشر میں آنکھیں مری انوارِ حضرت پر
ہزاروں بار میں قربان اپنی اِس پاکیزہ حسرت پر

تصدق رحمتِ عالم کے ہر عنوانِ سیرت پر
صداقت پر عدالت پر سخاوت پر شجاعت پر

زبان پر نام ہے آقا کا طوانِ حوادث میں
عبث موجیں مچلتی ہیں مرے جوشِ عقیدت پر

مدد اے ناخدائے دین سفینہ غرق ہوتا ہے
کہ طوفان الم کی یورشیں ہیں اہلسنت پر

میں اُڑ جاؤں مدینے کی خلش یہ گدگداتی ہے
عطا کر واسطہ طیار کا اے دستِ قدرت پر

ہوئی مدت مگر اب تک یہی عالم ہے اے خوشتر
جہاں شاعری تاریک ہے احسن کی رسالت پر



مکتبہ دارالرضا
عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی
TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com